روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
منگل 12 جنوری 2016ء یکم ربیع الثانی 1437 ہجری 12 صلح 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 10

صدقہ کا ڈھیر اکٹھا ہوگیا

حضرت جریرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک غریب قوم کے لوگ حاضر ہوئے جو ننگے پاؤں اور ننگے بدن تھے ان کی حالت دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر تھا اور آپ نے صحابہؓ کو جمع کر کے خطاب کیا اور ان کے لئے صدقہ کی تحریک فرمائی۔ صحابہؓ نے دینار، درہم، کپڑے، جو اور کھجور صدقہ کیا یہاں تک کہ کپڑوں اور غلے کے دو ڈھیر جمع ہو گئے۔

حضرت جریرؓ کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ رسول اللہؐ کا چہرہ یہ منظر دیکھ کر سونے کی ڈلی کی طرح چمک رہا تھا۔ (صحیح مسلم کتاب الزکوۃ باب الحث علی الصدقۃ حدیث نمبر 1691)

امسال مجموعی وصولی کے لحاظ سے پاکستان اول اس کے بعد برطانیہ، امریکہ اور جرمنی رہے۔

جماعت کی مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات۔ وقف جدید کے 59 ویں سال کا اعلان

چندوں میں شامل ہونا تربیت کے لئے بہت ضروری ہے۔ اس کے بغیر ایمان میں ترقی ممکن نہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 8 جنوری 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8 جنوری 2016ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو حسب معمول ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے الہام کہ ''میرے سوا کوئی معبود نہیں پس تو مجھے ہی اپنا کارساز بنا'' کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس الہام میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو یہ تسلی دلا دی کہ تجھے کسی اور طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں، تیرے سب کام میں سنوارنے والا ہوں اور میں ہی ان کاموں کے لئے وسائل مہیا کرنے والا ہوں۔ حضرت مسیح موعود نے جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ یہ الہام جماعت کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ تمہاری خدمتوں اور قربانیوں کا محتاج نہیں ہے، اس نے اس سلسلہ کو قائم فرمایا ہے اور وہ خود اس کو چلانے والا ہے۔ پس جماعت نے اس مقصد کو سمجھا اور اللہ کے فضلوں کو جذب کرنے اور اس مشن کو آگے بڑھانے کے لئے ہر طرح کی قربانی کی۔

حضور انور نے وقف جدید کی تحریک کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تحریک شروع میں صرف پاکستان کے لئے تھی پھر تمام دنیا میں عام ہو گئی، یہ تحریک پاکستان میں دیہاتی اور دور دراز علاقوں میں تربیتی اور دعوت الی اللہ کے کاموں کے لئے تھی۔ اس تحریک کے عام ہونے کے بعد اس کے مخصوص مقاصد تھے، خاص علاقوں کے لئے اس میں سے خرچ کیا جاتا تھا۔ اور اس کے علاقے بھارت، افریقہ اور غریب ممالک تھے۔ حضور انور نے ایک نوجوان کے سوال کہ وقف جدید تمام دنیا کے لئے ہے تو تحریک جدید کا کیا فائدہ ہے کے جواب میں فرمایا کہ وقف جدید مخصوص ملکوں کے لئے ہے جبکہ تحریک جدید کے جو اخراجات ہیں وہ دنیا کے ہر ملک میں جہاں ضرورت ہو وہاں خرچ کئے جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ 31 دسمبر 2015ء کو وقف جدید کے 58 ویں سال کا اختتام ہوا ہے۔ اور دوران سال عالمی جماعت کے مخلصین کو 68 لاکھ 91 ہزار پونڈ کی مالی قربانی کی توفیق ملی۔ اور یہ 2014ء سے 6 لاکھ 82 ہزار پونڈ زائد ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ وقف جدید کی وصولی کا تیسرا حصہ انہی ممالک میں جہاں سے چندہ آتا ہے چلا جاتا ہے اور ان میں خرچ ہوتا ہے، بقایا دو حصوں میں سے ایک حصہ قادیان اور بھارت کے لئے اور تیسرا حصہ افریقہ اور دوسرے ممالک میں خرچ ہوتا ہے۔ حضور انور نے وقف جدید کے تحت ہونے والے کاموں کے بارے میں فرمایا۔ ہندوستان میں 19 بیوت الذکر کی تعمیر مکمل ہوئی ہے، 23 مشن ہاؤسز بنے۔ نیپال جو بھارت کے ماتحت ہی ہے وہاں بھی 2 بیوت الذکر تعمیر ہوئیں اور 2 شیڈ بنے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جب تک بیوت الذکر اور مشن ہاؤسز نہ بنائے جائیں جماعتوں کو قائم نہیں کیا جا سکتا۔ افریقہ میں 130 بیوت الذکر کی تعمیر مکمل ہوئی جبکہ 47 زیر تعمیر ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ 2010ء میں وقف جدید میں شاملین کی تعداد 6 لاکھ تھی جبکہ اس سال 12 لاکھ 35 ہزار سے اوپر ہے۔ چندوں میں شامل ہونا تربیت کے لئے بہت ضروری ہے۔ اس کے بغیر ایمان میں ترقی بھی ممکن نہیں۔ اور چندہ دینے سے ایک رابطہ رہتا ہے اور اس کی برکات کا بھی پتہ چلتا ہے۔ حضور انور نے وقف جدید کے حوالے سے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے کہ کس طرح ان کو قربانی کی توفیق ملی اور ان کی امیدوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ حصہ پانے والے بنے۔ فرمایا کہ ان واقعات سے حضرت مسیح موعود کی جماعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے نظارے بھی نظر آتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ وقف جدید میں امسال مجموعی وصولی کے لحاظ سے پاکستان سرفہرست ہے اس کے بعد برطانیہ، امریکہ جرمنی اور کینیڈا ہیں۔ حضور انور نے پاکستان، مغربی ممالک، افریقہ اور انڈیا کی جماعتوں کا اندرونی جائزہ بھی پیش فرمایا۔

آخر پر حضور انور نے مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ اور مکرم احمد شیر جوئیہ صاحب بیلجیئم کی وفات پر ان کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

روزہ رکھنے کی تحریک

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7۔ اکتوبر 2011ء کے خطبہ جمعہ میں دعاؤں اور عبادات کی طرف توجہ دلائی اور ہفتہ میں ایک دن روزہ رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو میں خاص طور پر توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ دعاؤں کو صرف عام دعائیں ہی نہیں بلکہ خاص دعاؤں کی طرف اب پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں۔ بلکہ ان دعاؤں کے ساتھ ساتھ ہفتہ میں ایک نفلی روزہ بھی رکھنا شروع کر دیں۔

(روزنامہ الفضل 29 نومبر 2011ء)

خلیفہ کے خطبات ضرور سنیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے اپنے وقت کی چند ایجادات کا ذکر فرمایا ہے اور فرمایا کہ ''جس قدر آئے دن نئی ایجادیں ہوتی جاتی ہیں اُسی قدر عظمت کے ساتھ مسیح موعود کے زمانہ کی تصدیق ہوتی جاتی ہے اور اظہار دین کی صورتیں نکلتی آتی ہیں''۔ آج دیکھیں سیٹلائٹ، ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ نے اس میں مزید وسعت پیدا کر دی ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی تائیدات کے طور پر ایم ٹی اے اور انٹرنیٹ بھی آپ کو مہیا فرما دیا ہے جس کے ذریعہ سے (دعوت الی اللہ) کا کام ہو رہا ہے۔ یہ سب دین واحد پر جمع کرنے کے سامان ہیں جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ پس اللہ تعالیٰ تو یہ انتظامات فرما رہا ہے لیکن ہمیں بھی اس کے حکموں پر چلتے ہوئے اس زمانہ میں اپنی سوچوں کو وسعت دیتے ہوئے دعاؤں کے ساتھ اپنی اور اپنی نسل کی فکر کرتے ہوئے اس انقلاب میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے جہاں ہم اَتْـمَـمْـتُ...... کے نظارے دیکھتے ہوئے فیض پانے والے ہوں۔

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

گزشتہ دنوں میں جاپان کی پہلی بیت الذکر کے افتتاح کے لئے وہاں گیا تھا۔ اگر ظاہری حالات کو دیکھا جائے تو یہ بہت مشکل امر تھا کہ وہاں بیت الذکر بن سکے۔ ہر کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے وقت رکھا ہوا ہے اور جب وہ وقت آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ کام ہو جاتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ یہ بیت الذکر بنے تو تمام روکوں کے باوجود بیت الذکر بنانے کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی اور دین کا پیغام اس ملک میں پہنچانے کا پہلا مرکز قائم ہو گیا

حضرت مسیح موعود نے جس طرح باقی دنیا کے ممالک میں دین کا حقیقی پیغام پہنچانے کی تڑپ کا اظہار فرمایا۔ الحمدللہ کہ آج ہزاروں کی تعداد میں جماعت کی طرف سے جاپانیوں کے لئے ان کی زبان میں لٹریچر تیار ہو رہا ہے اور اب تو اس بیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی خواہش پورا کرنے کے لئے ایسے دروازے کھولے ہیں کہ کروڑوں تک دین کا پیغام پہنچ رہا ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میڈیا کے ذریعہ بھی بیت کے افتتاح کا کافی چرچا ہوا اور وسیع پیمانے پر جاپانیوں تک دین کا پیغام پہنچا۔ اس بیت کے افتتاح کے موقع پر پانچ ٹی وی چینلز اور مختلف اخبارات کے نمائندے اور جرنلسٹ آئے تھے۔ اخبارات کے ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی اشاعت ہوئی

ٹی وی چینلز کے ذریعہ سے اور اخبارات کے ذریعہ سے اور انٹرنیٹ اور ویب سائٹس کے ذریعہ سے اس بیت کے افتتاح کے موقع پر جو خبریں شائع ہوئی ہیں ان سے مجموعی طور پر تقریباً پانچ کروڑ بیس لاکھ افراد تک دین کا پیغام پہنچا ہے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے ہیں

بیت کے افتتاح اور استقبالیہ تقریبات میں شامل ہونے والے جاپانی معزز مہمانوں کے احمدیت کے متعلق مثبت تأثرات اور ان کے خیالات میں نمایاں تبدیلی کے اظہار کا ایمان افروز بیان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیت کے افتتاح اور دورے کے بڑے مثبت نتائج ظاہر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جاپان کی جماعت کو بھی توفیق دے کہ اس بیت کی وجہ سے جو وسیع تعارف ہوا ہے وہ اس کو مزید پھیلاتے چلے جائیں اور جاپانیوں کو جماعت احمدیہ سے جو توقعات ہیں وہ ان پر پورا اترنے کی کوشش بھی کریں اور حضرت مسیح موعود کی خواہش کے مطابق وہاں احمدیت کا پیغام بھی جلد سے جلد پھیلانے کی کوشش کریں

یہ ابتلا ہمارے ایمانوں کو ہلانے والے نہیں بلکہ مضبوط کرنے والے ہیں۔ مالی نقصان اگر ہوا تو خدا تعالیٰ پورا کر دیتا ہے یہ تو ایسی چیز کوئی نہیں۔ بیشمار احمدی ہیں جو ان ابتلاؤں میں گزرے اور پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے ان کو نوازا۔ اگر ان مالکان کا نقصان ہوا تو یہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ پورا ہو جائے گا

چپ بورڈ فیکٹری جہلم کو آگ لگانے کے واقعہ اور بیوت پر حملے کی تفصیلات کا ذکر۔ احمدیوں کے ثبات قدم کا تذکرہ۔ اللہ تعالیٰ ان کے حوصلہ اور صبر کو بڑھائے اور دشمنوں کو بھی کیفر کردار تک پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ جھوٹے مقدمات سے بھی ان سب کو بری کرے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27 نومبر 2015ء بمطابق 27 نبوت 1394 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

جیسا کہ احباب جانتے ہیں گزشتہ دنوں مَیں جاپان کی پہلی (بیت) کے افتتاح کے لئے وہاں گیا تھا۔ اگر ظاہری حالات کو دیکھا جائے تو یہ بہت مشکل امر تھا کہ وہاں (بیت) بن سکے۔ ہمارے وکیل جو جاپانی ہیں مجھے ملے اور کہنے لگے کہ (بیت) کی تکمیل آپ کو مبارک ہو لیکن میں اب بھی سوچتا ہوں اور حیران ہوتا ہوں اور یقین نہیں آتا کہ اس علاقے میں آپ کو (بیت) بنانے کی اجازت مل گئی۔ کہنے لگے کہ میں آپ کے لئے کیس تو لڑ رہا تھا لیکن مجھے توقع نہیں تھی کہ کوئی کامیابی ہو اس لئے ایک موقع پر میں نے جماعت کی انتظامیہ کو کہہ دیا کہ اس معاملے کو چھوڑ دیں تو زیادہ بہتر ہے۔ لیکن جماعت کے افراد کا توکل بھی عجیب ہے۔ انہوں نے کہا کہ تم کوشش کرتے رہو۔ یہ جگہ ہمیں انشاء اللہ تعالیٰ ملے گی اور (بیت) بھی بنے گی۔ کہنے لگے آج یہ (بیت) جو ہے یہ میرے لئے تو یقیناً ایک حیران کن بات ہے اور نشان ہے۔ بہرحال یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو وہ ہر موقع پر جماعت پر فرماتا رہتا ہے اور ہمارے ایمانوں کو بڑھاتا ہے۔ ہر کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے وقت رکھا ہوا ہے اور جب وہ وقت آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ کام ہو جاتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ یہ (بیت) بنے تو تمام روکوں کے باوجود (بیت) بنانے کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی اور (دین) کا پیغام اس ملک میں پہنچانے کا پہلا مرکز قائم ہو گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ صرف ایک مرکز یا (بیت) تمام ملک میں (دین) کی تعلیم پھیلانے کے مقصد کو پورا نہیں کر سکتی لیکن یہ بات یقینی ہے کہ اس کے ساتھ جاپان میں (دین) کا حقیقی پیغام پہنچانے کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔

میں چند لوگوں کے تأثرات بھی بیان کروں گا جس سے پتا چلتا ہے کہ جاپانیوں نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے بتائی گئی صحیح (دینی) تعلیم کو کس طرح دیکھا۔...... چنانچہ حضرت مسیح موعود نے جس طرح باقی دنیا کے ممالک میں (دین) کا حقیقی پیغام پہنچانے کی تڑپ کا اظہار فرمایا ہے اور اس کے لئے کوشش بھی فرمائی اسی طرح جاپان کے متعلق بھی فرمایا کہ جاپانیوں کے واسطے ایک کتاب لکھی جائے اور کسی فصیح و بلیغ

جاپانی کو ایک ہزار روپیہ دے کر ترجمہ کروایا جائے اور پھر اس کا دس ہزار نسخہ چھاپ کر جاپان میں شائع کر دیا جائے۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جاپان میں نیک فطرت لوگ احمدیت قبول کریں گے۔

الحمدللہ کہ آج قرآن کریم کے ترجمہ سمیت ہزاروں کی تعداد میں جماعت کی طرف سے جاپانیوں کے لئے ان کی زبان میں لٹریچر تیار ہو رہا ہے اور اب تو اس (بیت) کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی خواہش پورا کرنے کے لئے ایسے دروازے کھولے ہیں کہ کروڑوں تک (دین) کا پیغام پہنچ رہا ہے۔

جیسا کہ میں نے بتایا کہ لوگوں کے تأثرات پیش کروں گا جس سے پتہ چلتا ہے لوگوں کی (دین) کے بارے میں رائے بدل گئی ہے۔ پہلے کچھ اور رائے تھی اب بالکل مختلف ہوگئی ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے، یہ برملا اظہار کیا کہ (بیت) کے افتتاح اور فنکشن میں شامل ہو کر ہمیں (دین) کی تعلیم کا پتا چلا ہے اور (دین) کے بارے میں ہماری غلط فہمیاں دور ہوئی ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ (دین) کا تعارف کروانا ہو تو (بیت) بنا دو، لوگوں کی توجہ پیدا ہوگی۔

یہ بات بڑی شان کے ساتھ پوری ہوتی ہمیں ہر جگہ اور جاپان میں بھی نظر آتی ہے۔ جب انسان دیکھتا ہے کہ (بیت) کے فنکشن میں شامل ہو کے کس طرح لوگوں کی کایا پلٹی تو حیرت ہوتی ہے۔ جس دن جمعہ تھا اس دن جمعہ کے وقت بھی جاپانی مہمان (بیت) میں آئے ہوئے تھے۔ میں جب گیا ہوں تو پہلے نقاب کشائی تھی۔ کچھ باہر کھڑے تھے اور پھر وہ اندر آ کے (بیت) میں بھی بیٹھ گئے اور خطبہ بھی سنا اور ہمیں نماز پڑھتے ہوئے بھی دیکھا۔ تقریباً انچاس، پچاس کے قریب جاپانی مہمان تھے جن میں شنٹو ازم کے ماننے والے بدھسٹ اور عیسائی رہنماؤں کے علاوہ علاقے کے ممبران پارلیمنٹ، پروفیسر اور دوسرے شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔ ان شامل ہونے والوں کے جو تأثرات ہیں وہ بتاتا ہوں۔

ایک صاحب ہیں اوسامو (Osamu) صاحب جو Church of Jesus Christ کے ڈائریکٹر آف پبلک افیئرز ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں امید ہے کہ یہ (بیت) جاپانیوں اور (دین) کے درمیان ایک پُل کا کردار ادا کرے گی۔

پھر ایک اور پریسٹ جن کا نام تائی جون ساتو (Taijun Sato) ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک بدھسٹ کے طور پر (بیت) میں داخل ہو کر بہت اچھا لگا۔ ہمارا تو خیال تھا کہ غیر...... اور بدھسٹ کے طور پر (بیت) میں داخلہ منع ہے۔ لیکن نہ صرف یہ کہ گرمجوشی سے ہمارا استقبال کیا گیا بلکہ نماز اور خطبہ میں شامل ہو کر ہمیں دلی خوشی ہوئی۔ (دین) کے بارے میں ہمارا تأثر تبدیل ہوگیا۔

پھر سٹی پارلیمنٹ کے ممبر ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے علاقے میں (بیت) کی تعمیر کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ جماعت احمدیہ کے موقف کے مطابق یہ (بیت) انسانیت سے محبت کرنے والوں اور خدمت خلق پر یقین رکھنے والے لوگوں کا مرکز بنے گی۔

پھر اشینو ماکی (Ishinomaki) سٹی کے ممبر پارلیمنٹ ہیں۔ ایک ہزار کلومیٹر کا سفر طے کر کے (بیت) کی تقریب میں شامل ہونے کے لئے آئے تھے۔ کہتے ہیں یہ خوبصورت (بیت) دیکھتے ہی میری سفر کی ساری تھکان دُور ہوگئی۔ پھر انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ جاپان نے زلزلوں میں خدمت کے ذریعہ جو نیک نامی کمائی ہے امید ہے کہ یہ (بیت) اس نیک نامی کو بڑھانے کا باعث بنے گی۔

پھر Aichi ایجوکیشنل یونیورسٹی کے ایک پروفیسر مینیسا کی ہیروکو (Minesaki Hiroko) صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جاپان میں جماعت احمدیہ کی (بیت) کی تعمیر کی بہت ضرورت تھی۔ دنیا میں (دین) کا خوبصورت چہرہ دکھانے کے لئے جماعت احمدیہ کا کردار بہت نمایاں ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ اس (بیت) سے جماعت کا تعارف مزید بڑھے گا اور دنیا میں حقیقی امن و سکون پھیلے گا۔

وہاں جاپان کی جماعت چھوٹی سی جماعت ہے۔ تقریباً بارہ ممالک کے اتنے ہی احمدی لوگ فنکشن میں باہر سے بھی آئے ہوئے تھے۔ اس لئے جمعہ کے دن اچھی رونق ہوگئی تھی۔ انڈونیشیا سے، ملائیشیا سے، آسٹریلیا سے، کوریا سے، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، برطانیہ، سوئٹزرلینڈ، بھارت، یو اے ای اور کانگو کنشاسا سے بھی کچھ گئے ہوئے تھے۔ اور اللہ کے فضل سے جماعت نے ان سب کی مہمان نوازی کا بھی حق ادا کیا۔

ہفتہ کی شام کو وہاں (بیت) کے حوالے سے (بیت) کے صحن میں ہی ایک reception بھی تھی۔ اس تقریب میں بھی تقریباً 109 جاپانی مہمان اور آٹھ دیگر غیر ملکی غیر از جماعت مہمان شامل ہوئے۔ ان مہمانوں میں پریذیڈنٹ اے ایم اے سٹی انٹرنیشنل ایسوسی ایشن۔ دو صوبائی ممبران پارلیمنٹ، تین سٹی ممبران پارلیمنٹ، ڈائریکٹر آف انٹرنیشنل ٹورازم، پریذیڈنٹ پریسٹ آف سوٹو ٹمپل، یونیورسٹی کے پروفیسر، پریذیڈنٹ آئی چی ایجوکیشنل یونیورسٹی، ڈاکٹرز، ٹیچرز، وکلاء اور دیگر مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

ایک بدھ پریسٹ جو اس میں شامل ہوئے کہتے ہیں کہ امام جماعت احمدیہ کی آمد بہت ہی اچھے وقت پر ہوئی جبکہ ہم پیرس میں دہشت گردی کے بعد ایک ہیجانی کیفیت میں مبتلا تھے۔ کہتے ہیں کہ جس خوبصورتی اور آسان فہم انداز میں انہوں نے بات کی ہے اور (دین) کی تعریف کی اس سے یہ ہیجانی کیفیت جو ہمارے دلوں میں (دین) کے بارے میں گھر کئے ہوئے تھی ختم ہوگئی۔ امام جماعت احمدیہ کی آمد اور اس (بیت) کی تعمیر نے ہماری گھبراہٹ اور پریشانی کو یکسر ختم کر دیا۔

پھر ایک وکیل ایتو ہیروشی (Ito Hiroshi) صاحب ہیں۔ انہوں نے مختلف موقعوں پر قانونی معاونت بھی فراہم کی تھی۔ یہ کہتے ہیں یہ میری زندگی کا سب سے بہترین دن ہے۔ یہ وہی ہیں جن کا میں نے ذکر کیا۔ کہتے ہیں کہ امام جماعت احمدیہ کی تمام باتیں حق پر مبنی تھیں۔ جہاں انہوں نے امن اور نرمی کی تلقین کی ہے وہیں انہوں نے عدل اور انصاف کے فروغ کی بھی بات کی ہے جو بہت ہی اچھی بات ہے اور اس کی ضرورت ہے۔

ایک یونیورسٹی کے طالبعلم تھے وہ کہتے ہیں کہ میرا گھرانہ بدھسٹ پریسٹ کا گھرانہ ہے اور میرا گھر ٹمپل ہے۔ مجھے (دین) میں کافی دلچسپی تھی تاہم کبھی موقع نہیں ملا کہ کسی (-) سے بات کر سکوں۔ کتابوں سے جو ل سکا وہ پڑھا تاہم آج اس افتتاحی تقریب میں شرکت کر کے اور امام جماعت احمدیہ کی باتیں سن کر مجھے (دین) کی اصل تصویر نظر آئی اور ایک نیا باب مجھ پر کھلا ہے۔

ایک خاتون یوکی سانگی ساکی (Yuki Sngisaki) صاحبہ کہتی ہیں کہ اس پروقار تقریب پر دعوت کے لئے تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اس شہر میں اتنی شاندار (بیت) کا بننا ہمارے لئے بھی بہت خوشی کی بات ہے۔ میں ایک یونیورسٹی کی طالبعلم ہوں اور مختلف مذاہب پر تحقیق کر رہی ہوں۔ اس تقریب میں شامل ہونے کے بعد مجھے احساس ہوا ہے کہ ہمارا (دین) کے بارے میں علم بہت تھوڑا ہے جس کی وجہ سے ہم غلط فہمی کا شکار ہیں۔ امام جماعت احمدیہ کا خطاب اس زمانے کی ضرورت ہے۔ میں نے اس خطاب سے (دین) کے بارے میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ ہم جاپانی لوگ (دین) کے متعلق زیادہ نہیں جانتے بلکہ (دین) سے خوفزدہ ہیں مگر آج کے خطاب سے ہمیں پتا چلا کہ (دین) اصل میں کیا چیز ہے۔ کہتی ہیں کہ اس تقریب میں شامل ہونے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ (دین) کے بارے میں کتابیں پڑھنے سے اور اس کی تاریخ پڑھنے سے ہم اس کا اصل چہرہ نہیں دیکھ سکیں گے۔ کیونکہ بہت ساری کتابیں تو یہ لوگ جو پڑھتے ہیں وہ انہی کی پڑھتے ہیں جو ویسٹرن اور ینٹلسٹس (Western Orientalists) نے لکھی ہیں۔ اس کے لئے اس طرح کی اور تقاریب منعقد کرنے کی ضرورت ہے۔ (بیت) کے بننے کے بعد میں سمجھتی ہوں کہ اس طرح کے مواقع مزید آئیں گے۔ امام جماعت احمدیہ اور ان کی جماعت سے ملنے کا موقع ملا۔ باہمی محبت اور امن اور آشتی مجھے ان کے چہروں پر نظر آئی اور ان سے ملاقات کرنے کے بعد مجھے ان میں بہت پیار اور محبت نظر آئی۔

ایک اور جاپانی دوست تھویا ساکورائی (Toya Sakurai) صاحب کہتے ہیں کہ آج اس تقریب میں شامل ہونے اور امام جماعت احمدیہ کی باتیں سننے سے اس دنیا کے امن کے بارے میں سوچنے کا موقع ملا۔ اس موقع کے فراہم کرنے کے لئے میں تہہ دل سے شکرگزار ہوں۔ امام جماعت احمدیہ نے صرف امن کے متعلق ہی بات کی اور دنیا کو مخفی خطرات سے بھی آگاہ کیا۔ جماعت احمدیہ

کے خلیفہ نے ہمارے ان خدشات کو بھی دور کیا کہ (-) دنیا پر قابض ہونا چاہتے ہیں۔ میں بار بار یہی کہوں گا کہ ہمیں ان کے ساتھ مل کر امن کے لئے کام کرنا چاہئے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم (دین) کے بارے میں پڑھیں اور اس کو سمجھیں۔

اسی طرح ایک جاپانی دوست جو سکول ٹیچر ہیں کہتے ہیں کہ احمدی احباب نے مشکل اوقات میں ہمیشہ ہماری مدد کی۔ یہ بات میں پہلے نہیں جانتا تھا۔ (وہاں کیونکہ بہت سارے مقررین نے بتایا کہ مختلف زلزلوں میں سونامی کے دنوں میں جماعت احمدیہ نے مدد کی ہے۔) تو کہتے ہیں اس بات کا مجھے پہلے نہیں پتا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ یہاں قریب کے سکول میں ٹیچر ہوں۔ کہتے ہیں اب میں آج کے بعد اپنے سکول کے بچوں کو کہہ سکتا ہوں کہ یہ لوگ خطرناک نہیں کیونکہ امام جماعت احمدیہ اور مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگوں سے ملاقات کا بہت حسین موقع مجھے ملا۔ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ نے بہت آسان طریق سے (دین) کے بارے میں بیان کیا۔ ان کی باتیں بہت جلد سمجھ آنے والی تھیں۔

پھر ایک دوست جو اس تقریب میں شامل ہوئے کہتے ہیں کہ اس تقریب میں شامل ہو کر اور امام جماعت احمدیہ کا خطاب سننے کے بعد مجھے معلوم ہوا ہے کہ ہمیں (دین) کی بنیادوں سے واقفیت حاصل کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ جاپان ایک جزیرہ ہے اور یہاں کے لوگ بھی اسی طرح باہر کی دنیا سے بند اور ناواقف ہیں۔ اسی لئے وہ (دین) کے متعلق دہشت گردی کے تصور سے آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ مجھے امید ہے کہ امام جماعت احمدیہ کی آمد اور اس (بیت) کی تعمیر اس تصور کو بدلنے میں ایک مثبت ذریعہ بنے گی۔

پھر ایک اور جاپانی دوست ہیں اونو کین (Oono Ken) صاحب کہتے ہیں کہ میں (بیت) کے پاس ہی رہتا ہوں۔ (بیت) کی افتتاحی تقریب میں شامل ہو کر اور (دین) کے بارے میں جان کر بہت خوش ہوا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ اب (دین) کے بارے میں مزید معلومات کے لئے آئندہ بھی اس (بیت) میں آتا رہوں۔

پھر ایک اور جاپانی دوست کہتے ہیں میں نے اس طرح کی تقریب میں پہلے کبھی شرکت نہیں کی۔ آج اس تقریب میں شامل ہو کر اور جماعت احمدیہ کے خلیفہ کا خطاب سن کر مجھے پہلی بار علم ہوا ہے کہ (بیت) کے مقاصد کیا ہیں۔

ایک جاپانی ڈاکٹر جو آرتھوپیڈک سرجن ہیں وہ مجھے بھی ملے تھے۔ یہ گزشتہ تین سال سے خدمت خلق کے لئے ہمارے ساتھ ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ کام کر رہے ہیں اور رضا کارانہ طور پر باوجود اس کے کہ احمدی نہیں ہیں اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں جو (دین) امام جماعت احمدیہ نے پیش کیا ہے اس کے ماننے میں کسی شنٹو کے پیروکار، عیسائی، بدھسٹ یا کسی اور مذہب کے پیروکار کو کوئی عار نہیں ہونا چاہئے۔

پھر ایک اور جاپانی دوست متسو ایشی کاوا (Mitsuo Ishikawa) صاحب ہیں۔ کہتے ہیں ''(دین) کا مطلب امن اور باہمی سلامتی ہے''۔ امام جماعت احمدیہ کے یہ الفاظ میرے دل میں اتر گئے۔

ایک طالبعلم جو برازیل سے ایکسچینج پروگرام کے تعلق میں وہاں جاپان آئے ہوئے تھے کہتے ہیں کہ بہت ہی دلچسپ تقریب تھی۔ میں نے برازیل میں کبھی (-) کی اس طرح کی تقریب نہیں دیکھی۔ آج خلیفۃ المسیح کی باتیں سن کر میں نے (دین) کے بارے میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ امام جماعت احمدیہ کا خطاب سن کر میں بہت جذباتی ہو گیا تھا۔ کوئی شک نہیں کہ ان کے الفاظ دلوں کو بدلنے والے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ امام جماعت نے بتایا کہ دہشت گرد گھناؤنے کام کرتے ہیں لیکن (دین) کی اصل تعلیمات تو بہت اچھی ہیں۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ میڈیا جو (دین) کے بارے میں بتاتا ہے وہ حقیقت سے بالکل مختلف ہے۔

ایک جاپانی خاتون مسز اوزوکی (Mrs Uzuki) صاحبہ کہتی ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آج کا یہ دن میری زندگی کی کایا پلٹ دینے والا دن تھا۔ امام جماعت احمدیہ نے میرا (دین) اور...... کے بارے میں نظریہ کلیۃً تبدیل کر دیا ہے۔ پھر میرے خطاب کے بارے میں کہتی ہیں کہ انہوں نے کہا کہ یہ تلوار سے جہاد کرنے کا زمانہ نہیں بلکہ پیار سے جہاد کرنے کا زمانہ ہے۔ کہتی ہیں جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی باتوں کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا ہے۔ میں تو کہوں گی کہ سب لوگوں کو یہاں آ کر یہ (بیت) دیکھنی چاہئے اور احمدیوں سے (دین) کے بارے میں سیکھنا چاہئے۔

ایک جاپانی خاتون Mrs Haiashi صاحبہ کہنے لگیں کہ پہلے بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے جاپان میں ایک تقریب کا انعقاد ہوا تھا۔ میں اس تقریب میں بھی شامل تھی لیکن اس تقریب میں شامل ہونے کے بعد بھی اس وقت کچھ سوال میرے ذہن میں باقی رہ گئے تھے لیکن آج جماعت کے خلیفہ نے اپنے خطاب میں میرے ان تمام سوالوں کے جواب دے دیئے۔ اب میرے دل میں (دین) کے بارے میں کسی قسم کا کوئی خدشہ یا خوف باقی نہیں رہا۔ آج میں نے یہ بھی سیکھا ہے کہ (دین) دنیا کے لئے خطرہ نہیں ہے بلکہ ہم سب کو یکجا کر سکتا ہے۔

پھر ایک جاپانی خاتون جو سکول کی ٹیچر تھیں۔ کہتی ہیں کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ کا خطاب سننے سے پہلے دفتر میں ان سے ملاقات کا بھی موقع ملا۔ یہ اپنے بہت سارے سٹوڈنٹ لے کر آئی ہوئی تھیں پندرہ سولہ سٹوڈنٹ تھے اور چار پانچ ٹیچر تھے۔ کہتی ہیں کہ خلیفۃ المسیح نے ملاقات کے دوران اور پھر بعد میں اپنے خطاب کے ذریعہ میرے تمام سوالات کے جوابات دے دیئے۔ اب میرا پختہ یقین ہے کہ (دین) ایک امن کا مذہب ہے۔ میں یہاں اپنے بعض طالبعلموں کو ساتھ لے کر آئی تھی۔ یہ طالبعلم پہلے (دین) سے خوفزدہ تھے لیکن امام جماعت احمدیہ کا خطاب سن کر اور باتیں کر کے ان کا نظریہ تبدیل ہو گیا ہے بلکہ یہ خطاب سن کر وہ سخت حیران ہوئے اور (بیت) میں اپنے آپ کو بہت محفوظ سمجھنے لگے۔ (جیسے پہلے خطرہ تھا۔) کہتی ہیں کہ میں چاہتی ہوں کہ جاپانیوں اور احمدیوں کے بیچ اس تعلق میں اضافہ ہوتا چلا جائے۔

ان کے ساتھ ایک جاپانی طالبعلم آئے ہوئے تھے وہ کہتے ہیں کہ یہ جو خطاب تھا ایک امن کا پیغام تھا۔ میرا خیال ہے کہ اب اس (بیت) کے ذریعہ (-) اور دیگر لوگوں کے بیچ جو خلیج ہے وہ دور ہو جائے گی اور جاپان میں (دین) پھیلنے لگ جائے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے میڈیا کے ذریعہ بھی (بیت) کے افتتاح کا کافی چرچا ہوا اور وسیع پیمانے پر جاپانیوں تک (دین) کا پیغام پہنچا۔ میڈیا کے میرے چار مختلف انٹرویو ہوئے۔ تین تو یہیں (بیت) کے لئے اور ایک وہاں ٹوکیو میں۔

Chukyo TV (چوکیو ٹی وی) یہ وسطی جاپان کا مشہور ٹی وی چینل ہے۔ اس کے ناظرین کی تعداد ایک کروڑ سے زائد ہے۔ یہ انٹرویو بھی اور (بیت) کے افتتاح اور نماز جمعہ کے مناظر کے ساتھ بروز جمعہ 20 نومبر کو انہوں نے خبر بھی نشر کی۔

پھر ثناء نیوز ایجنسی (Sana News Agency) کے صحافی نے انٹرویو لیا اور وہ غیر ملکی میڈیا کو دیتے ہیں انہوں نے بھی کہا کہ بعد میں بھی اس کی کافی کوریج ہوگی۔

اسی طرح Chugai Nippoh (چوگائی نپو) اخبار ہے۔ اس کے نمائندے نے عیسائی پریسٹ کے ساتھ مل کے انٹرویو لیا۔ یہ جاپان کا واحد مذہبی اخبار ہے۔ یہ ہفت روزہ اخبار ہے اور انٹرنیٹ ایڈیشن سمیت اس اخبار کے پڑھنے والوں کی تعداد تین لاکھ سے زائد ہے۔ یہ انٹرویو بھی اس ہفتے شائع ہونا تھا۔ ہو گیا ہو گا۔

اسی طرح ٹوکیو میں جرنلسٹ نے ایک انٹرویو لیا اور یہ بھی کہتے تھے میں اس ہفتے شائع کروں گا۔ اس اخبار کی تعداد بھی اسی لاکھ سے زائد ہے۔

اس (بیت) کے افتتاح کے موقع پر پانچ ٹی وی چینلز اور مختلف اخبارات کے نمائندے اور جرنلسٹ آئے تھے۔ Chukyo TV (چوکیو ٹی وی) جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے اس نے جو خبر نشر کی وہ یہ تھی کہ جاپان کی سب سے بڑی (بیت) کا افتتاح آج ہوا۔ اور یہ خبر انہوں نے جمعہ والے دن قریباً چھ سات منٹ کی دی۔ ان کے ناظرین کی تعداد بھی ایک کروڑ بیس لاکھ سے زائد ہے۔ پھر خبر

میں اس نے بیان کیا کہ لندن سے آئے ہوئے جماعت احمدیہ کے امام نے دہشت گرد تنظیموں کے (دین) سے بے تعلق ہونے اور ان کے عمل کو غیر اسلامی قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ (بیت) جہاں ...... کی عبادت کی جگہ ہے وہاں ہر ایک کے لئے امن کا گہوارہ ہے۔ امام جماعت احمدیہ نے پیرس کے حملوں کی بھرپور مذمت کی۔ اس چینل نے انٹرویو بھی لیا تھا اور پھر میرے انٹرویو کے بعض چنیدہ حصے بھی دکھائے۔

اسی طرح Tokai ٹی وی اس کے ناظرین کی تعداد بھی ایک کروڑ سے زیادہ بلکہ سوا کروڑ سے زیادہ ہے۔ اس چینل نے دن میں پانچ مرتبہ یہ خبر نشر کی کہ جاپان کی سب سے بڑی (بیت) کا آج سوشیما شہر میں افتتاح ہوا۔ افتتاح پیرس میں حملوں کے بعد ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ کے امام اس وقت مرکز انگلینڈ سے یہاں اس کی تقریب کے لئے آئے۔ افتتاح کی خبر کے دوران پھر انہوں نے وہاں جو میں خطبہ دے رہا تھا وہ بھی دکھایا اور افتتاح کے مناظر بھی دکھائے۔

اسی طرح TBS TV چینل ہے یہ بھی وہاں کافی مشہور ہے اور یہ کہتے ہیں کہ کروڑ سے زیادہ اس کو سننے والے، دیکھنے والے ہیں۔ اس نے خبر نشر کی کہ پیرس حملوں کو ابھی ایک ہفتہ ہوا ہے اور جاپان میں سب سے بڑی (بیت) کا افتتاح آج عمل میں آیا ہے۔ یہ (بیت) ایک جماعت نے بنائی ہے اور ان کے خلیفہ نے پیرس میں ہونے والے حملوں کو غیر (دینی) اور غیر انسانی قرار دیا ہے۔ خبر کے دوران (بیت) کے مناظر دکھائے گئے اور حضرت اقدس مسیح موعود کی تصویر بھی دکھائی گئی۔ یہ خبر بھی دن میں تین مرتبہ نشر ہوئی۔

TV Aichi اس کے ناظرین کی تعداد بھی ایک کروڑ سے اوپر ہے اور اس نے بھی یہ خبر دی کہ پیرس حملوں کے بعد جبکہ (دین) کے بارے میں منفی تاثر دوبارہ پختہ ہو گیا ہے سوشیما میں ایک (بیت) کا افتتاح کیا گیا ہے۔ یہ (بیت) جماعت احمدیہ نے بنائی ہے اور یہ جاپان کی سب سے بڑی (بیت) ہے اور امام جماعت احمدیہ نے پیرس حملوں کو غیر (دینی) قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ (بیت) ایسے تمام عناصر کی مذمت کرتی ہے۔ یہ (بیت) امن وامان کا ذریعہ ہوگی۔ جو چاہے اس (بیت) میں آ سکتا ہے۔ اور خبر کے دوران پھر (بیت) کے مناظر اور دیگر احباب کے تاثرات دکھائے گئے۔ خطبہ جمعہ کے بھی بعض مناظر دکھائے گئے۔ یہ خبر بھی دوپہر اور شام کی خبروں میں نشر کی گئی۔

پھر ناگویا ٹی وی (Nagoya TV) ہے اس کے دیکھنے والوں کی تعداد بھی کافی ہے۔ کروڑ سے اوپر ہے بلکہ سوا کروڑ سے اوپر ہے۔ یہ کہتے ہیں سوشیما میں جاپان کی سب سے بڑی (بیت) کا افتتاح عمل میں آیا۔ حاضرین کا کہنا تھا کہ جہاں ان کے دل اس بات پر خوش ہیں کہ یہ (بیت) بنی ہے وہیں وہ اس بات پر رنجیدہ بھی ہیں کہ پیرس میں ناحق خون بہایا گیا۔ اس تقریب میں دنیا کے امن وامان کے لئے دعا بھی کی گئی۔ خبر کے دوران پھر (بیت) کے مناظر دکھائے جاتے رہے۔ یہ خبر بھی اس ٹی وی چینل پر دو دفعہ دکھائی گئی۔

اخبارات کے ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی اشاعت ہوئی۔ ایک اخبار The Daily Yomiuri (یَو مِی اُوْ رِی) اس کی اشاعت ایک کروڑ بارہ لاکھ ہے۔ یہ دنیا کی سب سے زیادہ فروخت ہونے والی اخبار شمار ہوتی ہے۔ اس اخبار نے اس طرح سرخی لگائی کہ ''(دین) کا اصل چہرہ''۔ نئی تعمیر شدہ (بیت) میں سانحہ پیرس کے ہلاک شدگان کے لئے دعا کی گئی۔ پھر اس نے آگے لکھا ہے جاپان میں 200 سے زائد افراد پر مشتمل احمدیہ (-) جماعت جاپان نے جمعہ 20 نومبر کو سوشیما شہر میں اپنی نو تعمیر شدہ (بیت) کے افتتاح کے موقع پر نماز جمعہ میں سانحہ پیرس میں ہلاک شدگان کے لئے بھی دعا کی۔ اس موقع پر دنیا بھر سے آئے افراد جن کی تعداد 500 کے لگ بھگ تھی موجود تھے۔ خطبہ جمعہ میں امام جماعت احمدیہ عالمگیر نے اپنے خطاب میں سانحہ پیرس کو انسانیت کے خلاف ایک گھناؤنا جرم قرار دیتے ہوئے شدت پسند تنظیم کی بھرپور مذمت کی اور اپنی جماعت کے افراد کو تلقین کرتے ہوئے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ وہ جاپانی قوم تک (دین) کی اصل تعلیم پہنچانے کی ذمہ داری اٹھائیں۔ اس خبر کو انٹرنیٹ پر بھی پانچ دیگر ویب سائٹس نے ڈالا جن میں yahoo japan اور japan biglobe، msn japan اور goo news شامل ہیں۔ ان سب ویب سائٹس کے ناظرین کی کل تعداد بھی ڈیڑھ کروڑ سے زیادہ ہے۔

ایک اخبار ڈیلی اساہی (Daily Asahi) جس کی اشاعت اسی لاکھ سے زائد ہے۔ اس نے یہ خبر شائع کی کہ ''ہمارا عقیدہ ہم آہنگی ہے''۔ اور پھر یہ لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ جاپان کی (بیت الذکر) تعلیم وتربیت کے مرکز کی تعمیر سوشیما شہر میں مکمل ہوئی ہے۔ یہ (بیت) چار میناروں اور ایک گنبد سے آراستہ ہے اور یہ جاپان کی سب سے بڑی (بیت) ہے۔ اس میں پانچ سو نمازی بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ دوسری منزل پر دفاتر اور گیسٹ ہاؤسز وغیرہ ہیں۔ یہ (بیت) بلاتفریق قومیت ومذہب ہر کسی کے لئے اپنے دروازے کھلے رکھے گی۔ پھر یہ کہتا ہے کہ یہ وہ مذہبی جماعت ہے جس کی بنیادی تعلیمات کامل امن وآشتی پر مبنی ہیں۔ پھر کہتا ہے یہ جماعت رضاکارانہ خدمات میں بھی پیش پیش ہے۔ کُوبے، نیگاتا اور شمال مشرقی جاپان کے زلزلے کے وقت نیز امسال آنے والے سیلاب کے موقع پر اس جماعت نے سب سے پہلے اپنی عملی خدمات پیش کی ہیں۔ اس خبر کو بھی مختلف ویب سائٹس نے لیا اور جس کو دیکھنے والے پچھتر لاکھ سے زائد افراد تھے۔

اسی طرح جی جی پریس نیوز ایجنسی (JiJi Press News Agency) ہے۔ یہ ایجنسی جاپان میں مختلف اخباروں اور ٹیلی ویژن چینلز کو اور رسالوں کو خبریں مہیا کرتی ہے جن کی مجموعی تعداد 75 ہے۔ اس طرح ان کی یہ خبر تقریباً پینسٹھ لاکھ لوگوں تک پہنچتی ہے۔ اس ایجنسی نے جو سرخی دی وہ یہ تھی کہ جاپان کی سب سے بڑی (بیت) کی تعمیر مکمل۔ امن چاہتے ہیں۔ مقامی احمدیوں کی دعا''۔ پھر کہتا ہے کہ بڑھتی ہوئی (دینی) تنظیم احمدیہ (-) جماعت کے مرکز سوشیما شہر میں (بیت) کا افتتاح عمل میں آیا۔ جماعت کے مطابق اس (بیت) میں 500 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ جاپان کی سب سے بڑی (بیت) ہے۔ برطانیہ سے آئے ہوئے جماعت احمدیہ عالمگیر کے امام نے سانحہ پیرس کے متعلق کہا کہ یہ بہت ظالمانہ اور غیر انسانی فعل ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہے۔ نیز یہ بھی کہا کہ (دین) کی ترقی کے لئے ہمیں تلوار کی نہیں بلکہ اپنے اندر کی برائی کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ امام جماعت احمدیہ نے بھرپور انداز میں شدت پسندی کی مذمت کی۔ اور اس کے visitors کی تعداد بھی جب یہ مختلف ویب سائٹس پر ڈالا گیا اسی طرح لاکھوں میں ہے۔

اسی طرح جاپان کا ایک اخبار Mainichi Shinbun (مَائی نِچی شِم بُنْ) لکھتا ہے کہ جاپان کی سب سے بڑی (بیت) کا افتتاح ہوا۔ (-) کی ایک تنظیم جماعت احمدیہ عالمگیر کے سربراہ مرزا مسرور احمد نے یہاں 20 نومبر کو آئی چی کے صوبہ کے سوشیما شہر میں جاپان کی سب سے بڑی (بیت) کا افتتاح کیا۔ پھر کہتا ہے کہ انہوں نے دہشت گردی اور شدت پسندی کی مذمت کی ہے۔ پھر کہتا ہے کہ انہوں نے کہا کہ طاقت کے زور پر (دین) پھیلانے کا نظریہ غلطی خوردہ ہے۔ انسانی جانوں کا ضیاع اور انہیں پہنچنے والی تکالیف خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بن رہی ہیں۔

بہرحال ان ٹی وی چینلز کے ذریعہ سے اور اخبارات کے ذریعہ سے اور انٹرنیٹ اور ویب سائٹس میں اس (بیت) کے افتتاح کے موقع پر جو خبریں شائع ہوئی ہیں ان کے ذریعہ سے مجموعی طور پر تقریباً پانچ کروڑ بیس لاکھ افراد تک (دین) کا یہ پیغام پہنچا ہے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے نظارے ہیں جو (بیت) کے ذریعہ (دین) کا حقیقی پیغام پہنچانے کی وجہ سے ہمیں نظر آئے۔ دوسری طرف (-) بھی اپنے غیظ وغضب کا اظہار کر رہے ہیں اور اس بارے میں بھی حضرت مسیح موعود فرما چکے ہیں کہ انہوں نے غیظ وغضب کا اظہار کرنا تھا بلکہ خاص جاپان کے حوالے سے بھی آپ نے فرمایا۔ اس لئے (-) کا یہ غیظ وغضب تو ہونا تھا۔ چنانچہ ایک موقع پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ مَیں تو یہاں تک یقین رکھتا ہوں کہ اگر میری طرف سے کوئی کتاب (دین) پر جاپان میں شائع ہو تو یہ لوگ (-) میری مخالفت کے لئے جاپان بھی جا پہنچیں گے۔ لیکن ہوتا وہی ہے جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔

2013ء میں جب میں نے جاپان کا دورہ کیا ہے تو اس وقت بھی پاکستان کا ایک ...... جاپان میں گیا اور اس نے کہا کہ میرے باپ کا یہ مشن تھا کہ چاہے جہاں بھی جائیں۔ سمندر پار احمدی قادیانی

جائیں تبلیغ کریں تو ہم (وہاں) جا کران کی تبلیغ کو روکیں گے۔ اور 2013ء میں جب یہ...... جاپان گیا تھا تو وہاں جاکے اس نے جو تقریر کی اس نے یہ کہا تھا کہ یہ لوگ یعنی احمدی اپنے عقیدے اور مشن کے ساتھ اس قدر مخلص ہیں کہ وہ اپنی جان مال اور وقت قربان کرتے ہیں اور پھر میرے بارے میں کہا کہ اس کے دورے اور جماعت کی سرگرمیوں کی وجہ سے اب میں ہر سال جاپان آیا کروں گا اور اپنے والد کا ختم نبوت کا مشن مکمل کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کروں گا۔ تو یہ ان کی کوششیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر اُن پر الٹائے۔

آجکل ویب سائٹ پر جو خبر چل رہی ہے وہ اس دفعہ کے ''جنگ'' (اخبار) کی نہیں ہے بلکہ گزشتہ 2013ء کے بعد کی ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ہم جاپانی حکومت سے مطالبہ کریں گے کہ جماعت احمدیہ کیونکہ غیر مسلم تنظیم ہے اس لئے اسے جاپان میں بَین (ban) کیا جائے۔......

یہ تو ناگویا میں (بیت) کے افتتاح کا قصہ تھا۔ پھر اسی طرح ٹوکیو میں بھی ایک فنکشن تھا۔ ریسپشن تھی جس میں 63 جاپانی مہمان شامل ہوئے جس میں ایک بدھسٹ فرقہ کے چیف پریسٹ تھے۔ نی ہون یونیورسٹی کے چانسلر تھے۔ معروف شاعر، بزنس ایڈوائزر مسٹر مارٹن تھے۔ جاپان کے دوسرے بڑے اخبار اَساہی کے چیف رپورٹر تھے۔ مشہور سیاستدان کی ایک بیٹی جو خود بھی سیاستدان ہے، گاڑیاں بنانے والی ایک بڑی کمپنی کے صدر اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہوئے۔

نی ہون یونیورسٹی کے چانسلر مسٹر اُورانو ٹاٹ سُونو (Mr Urano Tatsunoo) صاحب کہتے ہیں کہ میں سوچتا رہا کہ آپ ہمیں کیا بتائیں گے۔ لیکن بیس منٹ کے اندر آپ نے گزشتہ تاریخ اور آئندہ آنے والے حالات کو جامع رنگ میں سمو دیا ہے۔ آپ نے حقائق اور حوالوں سے بات کی۔ جنگ کے نقصانات سے آگاہ کیا اور آئندہ جنگوں سے بچنے سے متنبہ کیا۔ انتہائی مختصر وقت میں (دین) کی تعلیم بھی بتادی۔ میرے خطاب کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ یہ خطاب جس میں یہ سارا کچھ بیان ہوا انگریزی اور جاپانی زبان میں پورے جاپان میں پھیلانا چاہئے۔

پھر آساہی اخبار کے چیف رپورٹر نے کہا کہ اگر جماعت احمدیہ جاپان اپنی رضا کارانہ خدمات کے ذریعہ ہمارے سامنے نہ آتی تو ہم (دین) کا یہ خوبصورت چہرہ دیکھنے سے محروم رہ جاتے۔

پھر ایک دوست یوکو صاحب نے کہا کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ کے خطاب نے ہماری آنکھیں کھول دی ہیں۔ ہمیں وہ باتیں بتائیں جن کے متعلق ہم نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔ ہم تو امن اور سکون کے اس ماحول میں ان خطرات کا تصور بھی نہیں کر سکتے جن کا آپ نے ذکر کیا۔ جنگ کتنی تباہ کن ہوتی ہے اور ایٹمی حملے کتنے ہولناک ہیں ہمیں یہ آج پتا چلا ہے۔

پھر ایک صاحب نے کہا کہ دوسری جنگ عظیم میں ہیروشیما پر ایٹمی حملے کے بعد جماعت کے امام کی طرف سے مذمّتی خطاب ایک غیر معمولی بات ہے۔ اس سے جماعت احمدیہ کا امن کے قیام کے لئے کردار واضح ہوتا ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یہ خطاب فرمایا تھا جس کو میں نے وہاں quote کر کے ان کو بتایا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جو فرمایا تھا اس کا ایک حصہ میں نے وہاں بیان کیا تھا جو یہ تھا کہ ''یہ ہمارا مذہبی اور اخلاقی فرض ہے کہ ہم دنیا کے سامنے اعلان کر دیں کہ ہم اس قسم کی خونریزی کو جائز نہیں سمجھتے (جیسی کہ جاپان میں ایٹم مارکے کی گئی تھی) خواہ حکومتوں کو ہمارا اعلان برا لگے یا اچھا''۔ یہ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اعلان فرمایا تھا۔

پھر ایک بدھسٹ فرقہ کے چیف پریسٹ کہتے ہیں کہ میں بدھسٹ ہوں لیکن امام جماعت کی باتیں سن کر ہماری آنکھوں میں آنسو آ گئے ہیں۔ پھر انہوں نے ملاقات کے بعد نماز بھی پڑھی اور وہاں ہال میں بیٹھے رہے اور آبدیدہ رہے۔ 2013ء میں بھی یہ مجھے ملے تھے۔ اس وقت ایک دوست نے ان کو کہا تھا کہ آپ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ آپ کو اپنا وجود دکھائے۔ کہنے لگے کہ میں تو خدا کا قائل ہی نہیں۔ میں دعا کیا کروں؟ لیکن آج یہی بدھسٹ پریسٹ جب دوبارہ مجھے ملے ہیں تو وہاں باقاعدہ نماز بھی پڑھی ہے اور آنکھوں میں آنسو بھی لئے بیٹھے رہے۔

ایک جاپانی دوست کہتے ہیں کہ میں نے آج یہ سیکھا ہے کہ جو لوگ (دین) کو داعش کے ساتھ جوڑتے ہیں وہ بالکل غلط ہے۔ آج جماعت کے خلیفہ نے ہمیں امن کا پیغام دیا ہے۔ آج کے دور میں دنیا امن کے خلاف چل رہی ہے اور میں امام جماعت احمدیہ کی باتوں سے اتفاق کرتا ہوں کہ ہمیں تبدیلی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ آجکل جو ہم بم پھینکنے اور فضائی حملے کرنے کے لئے تحریکیں چلا رہے ہیں وہ سب بے بنیاد ہیں اور معصوموں کی جان لینے کا باعث بن رہے ہیں۔

پھر ایک جاپانی خاتون ہارا (Hara) صاحبہ نے کہا کہ میرا (دین) کے بارے میں تاثر تھا کہ (دین) نہایت خطرناک مذہب ہے۔ لیکن آج امام جماعت احمدیہ کا خطاب سن کر مجھے احساس ہوا ہے کہ (دین) تو دراصل سب سے زیادہ امن پسند مذہب ہے اور یہ بات میرے لئے بہت حیران کن ہے۔ جب جماعت کے خلیفہ نے جاپان پر ہونے والی ایٹمی حملے کی سترہویں anniversary کا ذکر کیا تو اس سے پتا چل رہا تھا کہ ان کو دنیا کے حالات سے بخوبی آگاہی ہے اور خلیفہ کی لوگوں کے لئے ہمدردی اور پیار قابل ستائش ہے۔

پھر ایک جاپانی دوست کہتے ہیں کہ آج کی تقریر سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ (-) احمدیت نہایت زبردست اور امن پسند مذہب ہے۔ اکثر جاپانی لوگ خیال کرتے ہیں کہ (دین) برا مذہب ہے لیکن میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے خلیفہ صرف امن ہیں۔ خلیفہ کا کہنا کہ آج سے ستر برس پہلے جو غلطیاں ہوئی تھیں انہیں دہرانا نہیں چاہئے۔ جو بھی انہوں نے کہا بڑا سچ کہا اور حقیقت پر مبنی تھا۔

پھر ایک جاپانی دوست نے اپنے جذبات کا اظہار اس طرح کیا۔ کہتے ہیں کہ آج جماعت کے خلیفہ کا خطاب سن کر مجھے پتا لگا کہ ISIS اور اصل (-) میں کس قدر فرق ہے۔ میرے دل میں جو بھی خدشات یا پریشانیاں تھیں وہ سب دُور ہوگئیں اور جو انہوں نے کہا بالکل حق کہا کہ ہم تیسری عالمی جنگ کی طرف جا رہے ہیں اور خلیفہ نے ہمیں ہماری ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی کہ ہمیں اس جنگ کو روکنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔

پھر ایک خاتون کہتی ہیں کہ بہت سے لوگ (دین) کو برائی کے ساتھ جوڑتے ہیں لیکن آج مجھے پتا چلا کہ (دین) تو بالکل اس کے برعکس ہے۔ (دین) تو ایک ایسا مذہب ہے جو امن کو فروغ دیتا ہے۔ کہتی ہیں کہ میری عمر اتنی زیادہ نہیں اس لئے میں دوسری جنگ عظیم کے بارے میں تو زیادہ نہیں جانتی لیکن امام جماعت احمدیہ نے ہماری قوم کے ساتھ جس ہمدردی اور پیار کا اظہار کیا ہے اس کو سراہتی ہوں۔

پھر ایک جاپانی دوست کہتے ہیں کہ آج جماعت کے خلیفہ کے خطاب میں ہم سب کے لئے ایک نہایت اہم پیغام تھا اور پیغام یہ تھا کہ اس دور میں جو اسلحہ اور بم ہیں وہ گزشتہ دور کی نسبت کہیں زیادہ خطرناک اور مہلک ہیں۔ خلیفہ کا کہنا تھا کہ یہ وقت ایک دوسرے کو انگیخت کرنے کا نہیں بلکہ ایک دوسرے کے لئے محبت کے اظہار کا ہے اور یہ وقت یکجہتی پیدا کرنے کا ہے۔ خلیفہ نے بالخصوص ہم جاپانیوں کو ہماری ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے کیونکہ ہمیں علم ہے کہ جنگ کی تباہ کاریاں کیا ہوتی ہیں۔ خلیفہ نے کہا کہ جاپان کو چاہئے کہ وہ اپنی تاریخ سامنے رکھتے ہوئے ہر قسم کے فساد کی روک تھام کے لئے سب سے آگے کھڑا ہو۔

پھر اسی طرح ایک دوست نے اپنے جذبات کا، تاثرات کا اظہار (اس طرح) کیا کہ آپ جاپانیوں کو امن کی تعلیم اور (دین) کی سچائی کی طرف بلانے کے لئے آئے ہیں۔ عام طور پر ہمیں (-) سے ملنے کا اتنا اتفاق نہیں ہوتا لیکن میں اس بات پر فخر محسوس کر رہا ہوں کہ آج میں (-) کے ایک لیڈر سے ملا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے کہ جنگ کب ہوگی۔ میں سمجھتا تھا کہ جنگ ہو کر رہے گی۔ لیکن اب میرا خیال ہے کہ ہم اس جنگ کو روک سکتے ہیں لیکن اس کے لئے ہمیں خلیفہ کی باتوں پر عمل کرنا پڑے گا۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ یہ کہنے میں ذرا بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہو رہی کہ (دین) کی سچی تعلیم جیسے خلیفہ پیش کر رہے ہیں یہ ہمارے ملک کے لئے بہتر ہے۔

ایک جرنلسٹ نے کہا کہ یہ پیغام دراصل امن کا پیغام ہے۔ آپ نے امن قائم کرنے اور جنگ

روکنے کے لئے جاپان کو اپنا کردار ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ یہی وقت کی ضرورت ہے۔ میں اس بات کی بہت قدر کرتا ہوں کہ آپ ہمارا درد محسوس کرتے ہیں جو ایٹمی حملوں سے ہم نے سہا۔

ایک جاپانی مسلمان دوست اسماعیل ہیرانو (Hirano) صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں لیکن کسی (-) کے منہ سے ایسی بات نہیں سنی۔ تاریخ ہو یا جنگ کی تباہ کاریاں آپ نے سب کچھ بیان کر دیا۔ میں قرآن پڑھتا ہوں لیکن اس کے باوجود میں وہ ساری باتیں نہیں جانتا جو آپ نے بیان کیں۔ پھر کہتا ہے کہ مجھے بہت خوشی ہوئی کہ خلیفہ نے قرآن کریم کے حوالہ جات سے (دینی) تعلیم بیان کی اور یہ حوالہ جات ایسے ہی نہیں بلکہ حقائق پر مبنی تھے۔ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ خلیفہ (دین) کی نمائندگی نہیں کر رہے بلکہ خلیفہ جماعت احمدیہ نے جو بھی بیان کیا وہ قرآن کریم کے حوالہ جات کے مطابق بیان کیا اور بتایا کہ اصل (دین) یہ ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے پہلے کبھی اپنی زندگی میں (دین) کی اس قدر خوبصورت تفصیل نہیں جانی تھی۔ کہتے ہیں کہ پہلے کبھی تیسری عالمی جنگ کے بارے میں نہیں سوچا تھا لیکن اب مجھے احساس ہوا ہے کہ تیسری عالمی جنگ دنیا کے لئے واقعی ایک خطرہ ہے اور ایک (-) ہونے کے ناطے میں خلیفۃ المسیح کا شکر گزار رہوں۔

گاڑیاں بنانے والی ایک بڑی کمپنی کے صدر تھے۔ کہتے ہیں کہ آپ کی ساری باتیں ساری دنیا کے لئے راہ عمل ہیں۔

پھر ایک دوست جو بزنس ایڈوائزر ہیں اور شاعر بھی ہیں۔ انہوں نے امن اور محبت کے بارے میں ایک کتاب لکھی تھی۔ تو مجھے بھی وہ ملے تھے۔ یہ کہنے لگے کہ جو کچھ میں نے کتاب میں لکھا تھا آپ نے آج اس پر مہر لگا دی ہے۔

اسی طرح بہت سارے لوگ ہیں جنہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ تو ایک طرف تو ہمارا پیغام سننے والے یہ اظہار کرتے ہیں کہ (دین) حقیقت میں امن کا مذہب ہے اور دوسری طرف ہمارے یہاں کے بعض مغربی سیاستدان ہیں جو اس بات کا اظہار کر رہے ہیں کہ (دین) کی تعلیم میں کوئی نہ کوئی شدت پسندی کی بات ہے جو (-) اسی وجہ سے شدت پسند ہیں۔ یہ نہیں سوچتے کہ کتنے فیصد (-) ہیں جو ان شدت پسندوں کا ساتھ دے رہے ہیں۔ اس قسم کی باتیں کر کے کہ (دین) کی تعلیم میں شدت پسندی ہے۔ یہ سیاستدان چاہے یہاں یوکے کے ہوں یا کہیں اور کے یہ لوگ امن پسند (-) کو بھی اپنے خلاف کر لیں گے اور پھر فساد پیدا ہوگا۔ اس لئے مغربی سیاستدانوں کو جن کے نظریات (دین) کے متعلق یہ ہیں کہ اس میں سختی ہے اور شدت پسندی ہے ان کو غور کرنا چاہئے اور بلا سوچے سمجھے بیانات جاری نہیں کرنے چاہئیں۔ اور وہ احمدی جن کے ان لوگوں سے تعلقات ہیں انہیں ان کو سمجھانا چاہئے کہ اس وقت دنیا کے لئے اور دنیا کے امن کے لئے حکمت اور دانائی سے بات کرنا ضروری ہے۔ اس لئے ایسے بیانات نہ دیں جس سے دنیا میں فساد پھیلے۔ اللہ کرے کہ ان لوگوں کو عقل بھی آ جائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے (بیت) کے افتتاح اور دورے کے، جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، بڑے مثبت نتائج ظاہر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جاپان کی جماعت کو بھی توفیق دے کہ وہ اس (بیت) کی وجہ سے جو وسیع تعارف ہوا ہے اس کو مزید پھیلاتے چلے جائیں اور جاپانیوں کو جماعت احمدیہ سے جو توقعات ہیں وہ ان پر پورا اترنے کی کوشش بھی کریں اور حضرت مسیح موعود کی خواہش کے مطابق وہاں احمدیت کا پیغام بھی جلد سے جلد پھیلانے کی کوشش کریں۔......

یہاں یہ بھی بیان کرنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ دنوں پاکستان میں ایک ظالمانہ اور بڑا بہیمانہ اظہار ان (-) کی طرف سے اور شدت پسندوں کی طرف سے جہلم میں بھی ہوا جہاں احمدی مالکان جو چپ بورڈ فیکٹری کے تھے ان کی فیکٹری کو آگ لگا دی گئی اور کوشش ان کی یہ تھی کہ جو احمدی ورکر ہیں اور مالکان ہیں ان کو بھی اندر زندہ جلا دیا جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس میں یہ کامیاب نہیں ہو سکے لیکن بہرحال مالی نقصان تو ہوا۔...... جہاں تک احمدیوں کا سوال ہے تو ان کڑے حالات میں جب ایسے سخت حالات ہوں ان کا ایمان کم ہونے یا ختم ہونے کی بجائے بڑھتا ہے۔ 74ء میں بھی ان لوگوں نے آگیں لگائیں اور احمدیوں کو ابتلاء میں ڈالنے کی کوشش کی لیکن آگیں لگانے والوں اور احمدیوں کو ابتلاء میں ڈالنے والوں کی کوئی بھی خواہشات پوری نہیں ہو سکیں۔ ہم نے دیکھا کہ جو ان کے دلوں میں تھا وہ ان کے دلوں کی حسرتیں رہ گئیں۔ احمدیوں کو کشکول پکڑوانے والوں کو ہم نے بھیک مانگتے دیکھا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا سلوک جماعت سے ہوتا ہے۔ پس یہ ابتلا ہمارے ایمانوں کو ہلانے والے نہیں بلکہ مضبوط کرنے والے ہیں۔ مالی نقصان اگر ہوا تو خدا تعالیٰ پورا کر دیتا ہے۔ یہ تو کوئی ایسی چیز نہیں۔ بیشمار احمدی ہیں جو ان ابتلاؤں میں سے گزرے اور پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے ان کو نوازا۔ اگر ان مالکان کا نقصان ہوا تو یہ بھی انشاءاللہ تعالیٰ پورا ہو جائے گا۔ یہ فیکٹری جو چپ بورڈ فیکٹری تھی یہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے بیٹے صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی تھی اور ان کی وفات کے بعد ان کی اولاد اس کی مالک تھی۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ جس طرح ایسے نقصانات پر ایک مومن کا اظہار ہونا چاہئے وہ اظہار ان لوگوں نے کیا اور شکر کے کلمات ہی ان کے منہ سے نکلتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے احمدی کارکنان کی جان مال کو بھی محفوظ رکھا اور انہیں بھی بچایا اور عورتوں اور بچوں کو بھی بچایا۔ ان کی عزتیں بھی محفوظ رکھیں۔ مرزا نصیر احمد طارق جو مرزا منیر احمد صاحب کے بڑے بیٹے ہیں اس فیکٹری کے سربراہ تھے۔ وہیں اس کے اندر ہی رہتے تھے۔ اسی طرح ان کا بیٹا بھی جو فیکٹری میں کام کرتا ہے اس کا گھر بھی فیکٹری کے اندر تھا۔ بیٹا تو حملہ آوروں کے آنے سے ایک گھنٹہ پہلے اپنی بیوی کے علاج کے سلسلے میں لاہور کے لئے نکل گیا تھا اس لئے وہ وہاں موجود نہیں تھا لیکن مرزا نصیر احمد صاحب اور ان کی بیوی گھر پر تھے۔ جب بلوائیوں نے گھیراؤ اور جلاؤ کا سلسلہ شروع کیا تو ان کے گھر پر بھی حملہ کر دیا اور گھروں کے دروازے کھڑکیاں توڑ کر اندر آ گئے۔ ارد گرد آگ لگا دی لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ نے بچانا تھا۔ اس موقع پر اس وقت پولیس پہنچ گئی جس نے ان حملہ آوروں کو تو نہیں روکا لیکن بہرحال ان کو کسی طریقے سے پچھلے دروازوں سے گھر سے نکال دیا اور پھر فیکٹری کی چار دیواری سے باہر نکال کر جنگل میں کافی دیر یہ لوگ چلتے رہے اور ایک جگہ پہنچ کر پھر سواری ملی جہاں سے یہ محفوظ جگہ پہنچے۔ اسی طرح بہت سارے احمدی ورکر بھی جو تھے وہ بھی ادھر ادھر جنگل میں چھپتے رہے۔ ان کو بھی کسی طرح ڈھونڈ کر بعد میں خدام نے محفوظ مقامات پر پہنچایا۔ ان کے گیٹ کے ایک سیکیورٹی انچارج تھے۔ قمر احمد ان کا نام ہے۔ ان کو پولیس نے گرفتار بھی کر لیا۔ وہ جیل میں ہیں۔ ان پر دفعہ بھی بڑی سخت لگائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی رہائی کا بھی سامان فرمائے اور منصفوں کو بھی توفیق دے کہ وہ انصاف کرنے والے ہوں۔ اسی طرح مرزا نصیر احمد کو بھی پولیس نے ایک طرح سے house arrest کیا ہوا تھا اور بعد میں مچلکہ بھروا کر کہ کہیں نہیں جاؤں گا اور جب پولیس آئے گی تو میں آ جاؤں گا۔ پھر پولیس کا پہرہ ان سے ہٹایا گیا۔ گویا کہ حملہ آوروں کو تو کھلی چھٹی دی گئی اور جن پر حملہ ہوا وہ سارے مجرم بن گئے۔ مرزا نصیر احمد صاحب امیر ضلع جہلم بھی ہیں۔ جس طرح حملہ ہوا اس سے لگتا ہے کہ یہ پہلے پلان تھا کیونکہ امیر ہونے کی حیثیت سے بعض ایسے exposure بھی ہوتے ہیں، کام کروانے ہوتے ہیں جو انہوں نے کروائے اور یہ سمجھتے تھے کہ ہم امیر کو پکڑ لیں تو باقی سب احمدی خود بخود شاید دوڑ جائیں۔ بہرحال یہ ان کا پلان پہلے سے تھا۔ فیکٹری کے اندر تو کسی کو پتا نہیں چلا کہ کیا ہو رہا ہے اور ان کو تو وہاں سے جان بچا کر بھاگنا اور نکلنا بھی مشکل ہو گیا لیکن حملہ آوروں نے بلڈوزروں کا انتظام بھی کر لیا۔ سینکڑوں بلکہ ہزاروں آدمی اکٹھے کر لئے۔ آگ لگانے کا سامان بھی لے آئے اور کافی دیر تک وہاں جمع ہوتے رہے۔ لیکن پولیس نہیں آئی اور پولیس آئی بھی یا قانون نافذ کرنے والے دوسرے ادارے بھی آئے تو بہت دیر سے جب آگ لگ چکی تھی۔ بہرحال یہ بھی ان کی مہربانی ہے کہ انہوں نے ایک دو لوگوں کو بشمول مالک کے پولیس نے نکلوایا اور بلوائیوں سے بچا کر لے گئے۔

مرزا نصیر احمد صاحب کی بہو نے مجھے لکھا ہے اور ان کی یہ بہو بھی وہیں فیکٹری میں رہتی تھیں۔ کہتی ہیں کہ قمر صاحب جن پر یہ مقدمہ چلایا گیا ہے اور توہین قرآن کی دفعہ لگائی گئی ہے مَیں ان کی اہلیہ کو ملنے گئی تو حیران رہ گئی کہ قمر صاحب کی اہلیہ اس طرح مسکرا کر مل رہی تھیں جیسے کچھ ہوا ہی نہیں حالانکہ ان کے خاوند پر جیسا کہ میں نے کہا بڑی سخت دفعہ لگی ہوئی ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ ان کے حوصلہ اور صبر کو بڑھائے اور دشمنوں کو بھی کیفر کردار تک پہنچائے۔

مرزا نصیر احمد صاحب کی اہلیہ اور بہو اور ان کے بچوں نے بھی جو صبر اور شکر کا اظہار کیا ہے وہ بھی قابل قدر ہے۔ مجھے فکر تھی کہ ایسے حالات میں ان میں سے کسی کے منہ سے کوئی ناشکری کا کلمہ نہ نکل جائے لیکن ان کی بہو کے خط سے، بیٹے کے خط سے اور مرزا نصیر احمد صاحب سے میں نے خود بھی بات

کی اور اسی طرح ان کے مختلف قریبیوں اور عزیزوں کے خطوط جو مجھے ملے ہیں ان سے اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور کامل رضا کا اظہار کیا ہے اور حضرت مسیح موعود سے خونی رشتہ ہونے کا بھی اس صبر اور شکر کے ادا کرنے سے نمونہ دکھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے۔ مال تو آنی جانی چیز ہے جیسا کہ مَیں نے کہا جس خدا نے پہلے دیا تھا وہ اب بھی دے گا اور انشاء اللہ بڑھ کے دے سکتا ہے اور بڑھ کے دے گا۔

اللہ تعالیٰ جھوٹے مقدمات سے بھی ان سب کو بری کرے اور خاص طور پر قمر صاحب کو جو سیکیورٹی گیٹ کے انچارج تھے جن پر توہین قرآن کی جیسا کہ میں نے کہا بڑی سخت دفعہ لگائی گئی ہے۔ حالانکہ سب سے زیادہ قرآن کریم کی عزت و تکریم کا اگر کسی کو احساس ہے تو وہ احمدی کو ہے۔

بہرحال ایک لحاظ سے خوش آئند بات بھی ہے کہ اس دفعہ پاکستان میں یہ تبدیلی دیکھنے میں آئی ہے کہ بعض غیر از جماعت نے بھی اس ظلم کے خلاف آواز اٹھائی ہے اور ایک ٹی وی پروگرام ہوا جس میں وہاں کے ڈی پی او اور سیاستدانوں نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ وہ انصاف کریں گے اور مجرموں کو پکڑیں گے۔ پروگرام کرنے والوں نے بھی جو کمپیئر تھا یا جو پروگرام کنڈکٹ (conduct) کر رہا تھا اس نے بھی اس ظلم کے خلاف کھل کر بات کی ہے۔

اسی طرح اس فیکٹری کو آگ لگانے کے بعد انہوں نے ہماری دو چھوٹی جماعتیں کالا گوجراں اور محمود آباد ہیں وہاں بھی (بیوت) پر حملہ کیا۔ ایک (بیت) تو سِیل کر دی گئی ہے۔ پہلے (-) نے (بیت) پہ حملہ کیا پھر (بیت) کی صفیں اور سامان باہر نکال کے اس کو آگ لگائی اور پھر اس کے بعد دھویا اور جا کر وہاں نماز پڑھی۔ لیکن بہرحال بعد میں پولیس نے یا ایلیٹ فورس نے ان کو باہر نکال دیا اور وہاں تالا لگا دیا۔ فی الحال ان کے قبضہ میں نہیں ہے۔ لیکن بہرحال یہ دو جماعتیں جو ہیں یہ بھی کافی خطرے میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس علاقے کے سب احمدیوں کو وہاں محفوظ رکھے۔ اللہ کرے کہ پاکستان میں بھی انصاف قائم ہو اور ان مزدوروں کو بھی جو وہاں فیکٹری میں کام کرتے تھے جن کا روزگار اب ختم ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ بہتر روزگار کے سامان مہیا فرمائے۔

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 12 جنوری

طلوع فجر	5:43
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:17
غروب آفتاب	5:26
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	18 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	9 سنٹی گریڈ

بارش کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

12 جنوری 2016ء

6:20 am	بیت مریم میں استقبالیہ تقریب
8:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 فروری 2010ء
9:50 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو
1:40 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 جنوری 2016ء (سندھی ترجمہ)

ضرورت ہے
میٹرک، ایف اے پاس
چند ملازمین کی ضرورت ہے
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون: 6211538

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

مبشر شال اینڈ ہوزری
انڈین شال، امپورٹڈ جرسی، سویٹر، لنگی، لاچہ، رومال اور تولیا
نیز ہوزری کی تمام ورائٹی دستیاب ہے۔
دوکان نمبر P-228 چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
041-2627489, 0307-6000388

داؤد آٹوز
Best Quality PARTS
ڈیلر: سوزوکی، پک اَپ وین، آلٹو، F.X، جیپ، کلٹس
خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب۔ داؤد احمد، محمد عباس احمد
دعا۔ محمود احمد، ناصر الیاس
بادامی باغ لاہور 13-KA آٹو سنٹر
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
امین جیولرز
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان: 0476213213
موبائل: 0333-5497411

ثروت ہوزری سٹور
لوکل وامپورٹڈ جرسی، سویٹر، تولیہ، بنیان، جراب، رومال، اور ٹراؤزر، شرٹ کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
کارنر جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
Ph:0412627489
03007988298

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
البشیر پیج جیولرز
میاں شاہد اسلام
+92 300 4146148
+92 333 6709546
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

ونٹر سیزن، آکسفورڈ، بونیزا، موڈ اور دیگر برانڈز کی ورائٹی
لاثانی گارمنٹس
لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن امپورٹڈ اینڈ ایکسپورٹ کوالٹی گارمنٹس، پینٹ شرٹ، پینٹ کوٹ شیروانی
سکول یونیفارم، لیڈیز شلوار قمیص، ٹراؤزر شرٹ
فضل عمر مارکیٹ بانو بازار ربوہ
047-6215508,0333-9795470

VINYL CENTER
Wall Paper
Window Blinds
Glass Paper
Vinyle Tiles
False Ceiling
PVC Paneling
Curtain Cloth
12-13-LG, Glamour 1 Plaza
Township, Lahore.
: 042-35151360
Mobile: 0300-4122757
0321-4251115
Email:vinylcener@yahpp.com
Interiors
A Faizan Butt

کمرشل، زرعی فارم برائے فروخت
رقبہ 13 ایکڑ برلب سڑک فیصل آباد سرگودھا روڈ مکمل چاردیواری 100X35 کے دو پختہ پولٹری شیڈ، 25 جانوروں کیلئے ڈیری شیڈ ذاتی ٹرانسفارمر 25KVA ٹیوب ویل انڈسٹریل B1 کنکشن، انیکسی سوئمنگ پول، پھل دار پھولدار پودے چاروں طرف بجلی کی سپلائی موجود برائے فوری فروخت۔ سنجیدہ خریدار رابطہ کریں۔
برائے رابطہ اعجاز احمد: 0333-6553002

Study in Canada
GEORGIAN
YOUR COLLEGE · YOUR FUTURE
Ranked No.1 in Canada as a Co-op Govt. College, Establish 1967.
Visit / Contact us for admission
EC Education Concern
67-C, Faisal Town
Lahore, Pakistan
+92-42-35177124
+92-302-8411770
+92-331-4482511
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com
Skype counseling.educon

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
Get 18 Months Job Search Time After Masters
Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
• Intermediate with above 60%
• A-Level Students
• Bachelor Students with min 70%
• Students awaiting result can also apply
Consultancy + Admission Assistance + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), Fax: 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com

FR-10